سوال

(197)ذکر کا یہ طریقہ خلاف سنت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مسمی عیسیٰ جبریل یہ خواہش رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نےاپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جوکچھ نازل فرمایا ہے اس کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے اور وہ گذارش کرتا ہے کہ اسے بتایا جائے کہ وہ وظیفہ جوتیجانی سلسلہ کے لوگ کرتے ہیں درست ہے یا نہیں؟ اورکیا سلسلہ تیجانیہ خود بھی صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے اسلامی مدارس کے بہت سے افراد کواس کی مخالفت کرتے سنا ہے۔ تیجانی لوگ یہ وظیفہ مغرب کی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ مسجد میں ایک سفید کپڑابچھالیتے ہیں اوراس کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سودفعہ لاالہ الااللہ اوردوسرے دو کلمات پڑھتے ہیں۔ گذارش ہے کہ حق واضح کرکے سائل کی مدد فرمائی جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہت ترغیب دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ دلوں کی زندگی 'اطمینان قلب اور شرح صدر کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اذكُرُوا اللَّهَ ذِكرً‌ا كَثيرً‌ا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحوهُ بُكرَ‌ةً وَأَصيلًا ﴿٤٢﴾... سورة الاحزاب﴾ (الاحزاب ۳۳ ۴۱۔ ۴۲)

''اے اہل ایمان! اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔''

اور فرمایا:

﴿الَّذينَ ءامَنوا وَتَطمَئِنُّ قُلوبُهُم بِذِكرِ‌ اللَّهِ أَلا بِذِكرِ‌ اللَّهِ تَطمَئِنُّ القُلوبُ ﴿٢٨﴾... سورة الرعد﴾ (الرعد ۱۳ ۲۸)

''(اللہ انہیں ہدایت دیتا ہے) جوایمان لائے اوران کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یادرکھو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)

''اللہ کی یاد کرنے والے اور اللہ کو یاد نہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ۔''[1]

اسی طرح قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ذکر اللہ کا حکم اور اس کی ترغیب بالاجمال بھی وارد ہے اور تفصیل سے بھی۔ چنانچہ قرآن مجید نے وضاحت کی ہے کہ دل سے اللہ کا ذکر اس طرح ہوتا ہے کہ اس کی عظمت 'ہیبت' شان اور وقار کا احساس کیا جائے، اس سے خوف اور اس کی طرح دل کی توبہ اور رغبت ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے ڈرتے ہوئے، پوشیدہ طور پر، آواز بلند کئے بغیر دن کے ابتدائی اور آخری حصے میں ہونا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نماز اس کا سب سے عظیم ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ ۲ ۲۳۸۔۲۳۹)

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (زیادہ خیال سے حفاظت کرو) اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وادب سے کھڑے ہوا کرو۔ پھر اگر تمہیں (دشمن کے حملے کا) خطرہ ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر (نماز پڑھ لو،) پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے (اور خطرہ دور ہو جائے) تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو کچھ تمہیں معلوم نہیں تھا۔''

مزید ارشاد گرامی ہے:

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلوٰةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلوٰةَ (النساء ۴ ۱۰۳)

''پھر جب تم (نماز خوف کے طریقے پر) نماز ادا کر چکو تو کھڑے، بیٹھے یا پہلو لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو۔ پھر جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے تو (حسب معمول) نماز قائم کرو۔''

نماز میں تلاوت بھی ہے، تکبیر و تحلیل بھی 'تسبیح تحمید بھی ہے اور دعا بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (الاعراف ۷ ۲۰۵)

''اپنے رب کو صبح وشام عاجزی اور خوف کے ساتھ 'بلند آواز کئے بغیر آہستہ آہستہ اپنے دل میں یاد کرو غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عمل سے اذکار کی قسمیں، اوقات اور کیفیات معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ احادیث میں صبح اور شام کے اذکار، مشکل اور مصیبت کے موقع کے لئے اذکار، سونے اور جاگنے کے وقت 'سفر اور واپسی کے وقت کے اذکار اور اسی طرح دیگر بہت سے اذکار اور دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں کے الفاظ اور کیفیات کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ مثلاً جس حدیث میں ان سات افراد کا ذکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، اس حدیث میں ان سات افراد میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لہٰذا جو شخص قرآن وسنت میں مذکور ذکر کی قسموں اور اوقات وکیفیات کے مطابق اللہ کا ذکر کرتا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کی اتباع کی اور وہ اجر وثواب کا بھی مستحق ہو گیا۔ اس کے برعکس جو شخص مسنون اذکار کے الفاظ میں کمی بیشی یا تغیر وتبدل کرتا ہے، یا اس کی کیفیت اور طریقے میں ردوبدل کرتا ہے، یا ایسی کیفیات کی پابندی کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں اور مطلق کو مقید یا مقید کو مطلق کر دیتا ہے اور ذکر میں ایسا طریقہ لازم کر لیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ یا صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین و تبع تابعین کے مبارک زمانوں میں رائج نہیں تھا، وہ غلط کام کرتا ہے اور بدعت پر عمل پیرا ہے، لہٰذا وہ اجر وثواب سے محروم رہے گا اور ان لوگوں میں شامل ہو جائے گا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی سعی وکوشش رائیگاں ہوگئی اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ انہی غیر شرعی پابندیوں میں سے تیجانیہ وغیرہ اصحاب طریقت کا یہ رواج ہے کہ وہ نماز مغرب کے بعد سفید کپڑا بچھا کر اس کے گرد بیٹھ جاتے ہیں اور لا الہ الا اللہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ذکر کرنا ایک شرعی عمل ہے اور لا الہ الا اللہ تمام انبیاء کا افضل ترین ذکر ہے۔ لہٰذا یہ ذکر انتہائی فضیلت کا حامل ہے لیکن سفید کپڑا بچھانے اور اس کے اردگرد جمع ہونے اور مغرب کے بعد وقت خاص کرنے کی پابندی اور اجتماعی طور پر یہ ذکر کرنا، یہی کام بدعت

ہیں جو لوگوں نے خود ایجاد کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پابندیاں نہیں لگائیں۔ اچھا عمل وہ ہوتا ہے جس میں سنت کی پیروی ہو اور بدترین عمل وہ ہے جو ایجاد بندہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(عَلَيكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ مِن بَعدِي وَإِيَّاكُم وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِفَإنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدعَةٍ)

''میرے طریقے اور میرے بعد آنے والے خلفائے راشدین کے طریقے کا التزام کرو اور (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو۔ کیونکہ (دین میں ایجاد کیا ہوا) ہر نیا کام بدعت ہے۔''

نیز فرمایا :

(مَن اَحدَثَ فِي أَمرِنَا هٰذَا مَا لَيسَ مِنهُ فَهُوَرَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس کام (دین) میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس قسم کی بدعت کی ایک اور مثال یہ ہے کہ بعض لوگ نماز فجر سے پہلے یا بعد یا عشاء کے بعد ایسے وظیفے پڑھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں جو انہوں نے خود ہی گھڑے ہیں۔ یا ایسی مکروہ کیفیات اور سر تال کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ وہ ذکر سے زیادہ ایک کھیل یا ڈرامہ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح لفظ ''ھو'' یا ''آہ'' کے ساتھ ذکر کرنا بھی غلط ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں۔ پہلا لفظ تو ضمیر غائب کا صیغہ ہے اور دوسرا تکلیف کے موقع پر منہ سے نکلنے والا لفظ ہے۔ انہیں بطور ذکر پڑھنا ایک بری بدعت ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوفِيقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۲۱۳۹)

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر : ۶۴۰۷۔ صحیح مسلم حدیث نمبر : ۷۷۹۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 204

محدث فتویٰ